موجب طمانیت ہوجائے، اور آپ وسوسۂ شیطان سے بچ جائیں۔(جسٹس غلام علی، رسائل و مسائل، ششم، ص ۳۸۷-۳۹۲)

بیوی اور قریبی رشتہ داروں کو زکوٰۃ کی ادایگی

س: کیا بیوی یا دوسرے وہ رشتہ دار جن کا نان و نفقہ شوہر پر واجب ہے، ان کو زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے؟

ج: فقہا کا اتفاق ہے کہ بیوی کو زکوٰۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی، کیونکہ بیوی دراصل شوہر کا ایک حصّہ اور جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجاً (الروم ۳۰:۲۱) ''اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمھارے لیے تم ہی میں سے بیویاں بنائیں''۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی دراصل شوہر کا ایک جزو ہے۔ اس لیے بیوی کو زکوٰۃ دینا گویا اپنے آپ کو زکوٰۃ دینا ہے اور اپنے آپ کو زکوٰۃ دینا بھی کسی طور جائز نہیں۔ اسی طرح اپنی اولاد کو بھی زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہے کیوں کہ اولاد بھی ماں باپ کا جزو ہوتی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: اولادکم من کسبکم ''تمھاری اولاد تمھاری اپنی کمائی ہے''۔

اسی طرح اپنے والدین کو بھی زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں کیوں کہ ہر شخص اپنے والدین کا جزو ہوتا ہے۔ البتہ بھائی بہن اگر غریب ہوں تو ان کو زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ میرے نزدیک زیادہ بہتر راے یہ ہے کہ بھائی بہن اگر غریب ہوں تو انھیں زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے کیوں کہ غریب بھائی بہن بھی ان فقرا و مساکین میں شمار کیے جاتے ہیں جن کا تذکرہ زکوٰۃ والی آیت میں ہے۔

ایسے دوسرے رشتہ دار، مثلاً خالہ، پھوپھی، خالہ زاد بھائی بہن اور ماموں وغیرہ، تو فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کو زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔ بھائی بہن اگر امیر ہوں تو انھیں زکوٰۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی، اُسی طرح جس طرح کسی بھی دوسرے مال دار کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ حدیث نبویؐ ہے: ''زکوٰۃ مال داروں سے لی جاتی ہے اور غریبوں کی طرف لوٹا دی جاتی ہے''۔(ڈاکٹر محمد یوسف قرضاوی، فتاویٰ یوسف القرضاوی، ترجمہ: سیّد زاہد اصغر فلاحی، جلد اول، ص ۱۴۲-۱۴۳)